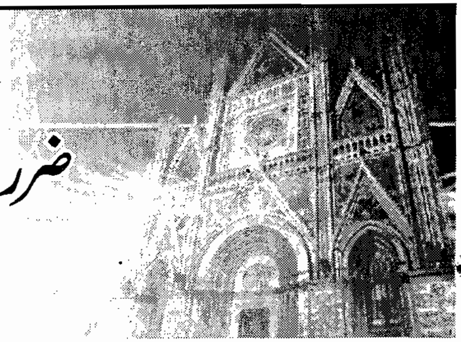

ضرورت واہمیت نبوت

ابو اسعد محمد صدیق جامعہ سلفیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا''

ولقد کرمنا بنی آدم (الاسراء70)

''اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی''

اور اس کا مقصد تخلیق اپنی عبادت قرار دیا:

''وما خلقت الجن والانس الالیعبدون''

''اور میں نے جن اور انسان کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

انسانی زندگی کا یہی وہ امتحانی پرچہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون احسن انداز اختیار کرتا ہے اور کون غیر احسن انداز اختیار کرتا ہے۔

الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلو کم ایکم احسن عملا (الملک 7)

''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تم کو جانچے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے۔''

اس امتحانی پرچہ کے نتیجہ کیلئے ایک دن بھی مقرر فرمادیا:

یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والا بصار لیجز یهم الله احسن ماعملوا ویزیدهم من فضله (النور 37)

''وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی کہ اللہ انہیں ان کے عمل کا بہترین بدلہ دے اور ان کو مزید اپنے فضل سے نوازے''

نتیجہ کے بعد ہمیشہ کے لئے جنت یا جہنم کا منصوبہ بھی بنایا ہوا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے اس عظیم منصوبہ اور پروگرام کے متعلق اپنی پیاری مخلوق انسان کو آگاہ فرمانے کا کوئی انتظام نہ کرتا تو کئی لوگ فیصلے کے دن یہ عذر غور بلکہ اعتراض کر سکتے تھے کہ ہم بے خبری میں مارے گئے، ہمیں الٰہی منصوبے کا پتہ ہی نہ تھا ورنہ ہم اپنی زندگی اس کے مطابق بنا لیتے۔

بس اس عذر، حجت، اعتراض اور الزام کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فطری انتظامات کے ساتھ ساتھ نبوت و رسالت کا انتظام فرمایا۔ نبی اور رسول مبعوث فرمائے جو لوگوں کو اس کے پروگرام سے آگاہ کریں، عقائد و اعمال میں احسن انداز

اختیار کرنے والوں کو جنت کی بشارت سنائیں اور غیر احسن انداز اختیار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرائیں۔ تاکہ انبیاء و رسل کی بعثت کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی الزام اور عذر کا موقع باقی نہ رہے۔ کیونکہ وہ ذات تو وہ ہے:

لااحد احب الیه العذر من الله ومن اجل ذلک بعث المبشرین والمنذرین (بخاری)

''اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو عذر زیادہ محبوب ہو، اسی لئے اس نے بشارت سنانے والے اور آگاہ کرنے والے رسول بھیجے''

قرآن کریم میں ہے:

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی الله حجة بعدالرسل و کان الله عزیز احکیما (النساء165)

''یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ عزیز و حکیم ہے''

یعنی اللہ تعالیٰ عزیز ہے زبردست غلبے والا زور والا ہے، اس کے سامنے کسی کا کوئی زور اور الزام نہیں چل سکتا۔ مگر وہ حکیم بھی ہے اگر وہ نبوت و رسالت کا انتظام نہ فرماتا تو اس کی شان حکمت کے شایان شان نہ ہوتا۔ اس کا مبنی برحکمت اصول یہ ہے کہ:

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

''اور ہم کبھی سزا نہیں دیتے جب تک ہم کسی رسول کو نہ بھیجیں'' (الاسراء15)

لہٰذا ازروئے تفضل و احسان اس نے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور یہ سلسلہ اتنا وسیع تھا کہ ہر آبادی اور بستی میں رسول بھیجے:

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت (النحل36)

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

ولکل امة رسول (یونس47)

''اور ہر امت کے لئے رسول ہے''

وان من امة الاخلا فیها نذیر ''اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو'' (فاطر74)

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک (مومن74)

''اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے، ان میں سے کچھ کے حالات ہم نے تم کو سنائے ہیں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو نہیں سنائے۔''

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے انسان کو اس کے مقصد تخلیق سے آگاہ کیا، مکمل نظام حیات دین اسلام ان تک پہنچایا، ان کے خالق و مالک کا تعارف کرایا، اس کی ذات و صفات کی تسبیح و تقدیس اور توحید کا درس دیا۔ انبیاء کرام انسانیت کے محسن ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے درود و سلام کی شکل میں ان کو شاباش دی اور فرمایا:

سبحان ربک رب العزة عمایصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

''پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے''

پہلے اپنی تسبیح و تنزیہ اور توحید کا ذکر کیا، پھر انبیاء کرام پر درود و سلام پڑھا، دراصل اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ انبیاء کرام کے ذریعے تمہیں میری معرفت حاصل ہوئی، میں بھی ان کی تعریف کرتا ہوں ان پر درود پڑھتا ہوں تم بھی ان کی تعریف کرو

فیصل آباد

ان پر درود وسلام کے تحفے پیش کرو، اوراس نعمت عظمیٰ پر اللہ کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے نبوت ورسالت کے ذریعہ تمہیں یہ ہدایت عطافرمائی لہٰذا کہو الحمدللہ رب العالمین

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

خاص طور پر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے محسن ہیں ان کے ذریعہ میں نے تمہیں اپنی مکمل معرفت عطا فرمائی، ان کو اپنے احکام وتعارف کا وسیلہ بنایا:

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤ منوبی لعلھم یرشدون (البقرۃ186)

''اور جب میرے بندے میرے متعلق تم سے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، تو چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر یقین رکھیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

ولقدخلقنا الانسان ونعلم ماتو سو س بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من جبل الورید(ق16)

''اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں ان باتوں کو جو اس کے دل میں آتی ہیں۔ اور ہم رگِ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔''

خود پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی (بخاری ومسلم)

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطافرماتا ہے۔ میں (دین) تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے''

احکام دین اور تعارف الٰہی کے اصل وسیلہ کو چھوڑ کر ہی لوگ شرک وبدعت میں مبتلا ہوتے ہیں۔:

أم لھم شرکاء شرعوا الھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ (الشوریٰ21)

''کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے۔ جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی''

احکام دین کی تبلیغ اور معرفت الٰہی کا حق ادا کردینے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو درود وسلام کے ساتھ شاباش عطافرمائی:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علیٰ النبی یا ایھا الذین آمنو اصلوا علیہ وسلموا تسلیما

''اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو، تم بھی اس پر درود وسلام بھیجو۔''

ہمارے نبیؐ کا مقام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

نبوت ورسالت کی ضرورت واہمیت وہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کا کسی نبی کی کسی امت نے انکار نہیں کیا، الشیخ **عبدالرزاق عفیفی عفا اللہ عنہ حاجۃ البشر الی الرسالۃ** کے تحت لکھتے ہیں،

ان الحوار الذی داربین الرسل و امممھم یدل علی أنھم لم یکونوا ینکرون الرسالۃ ولم یکونوا یستبعدون حاجتھم الی ھدایۃ من اللہ عن طریق روح طیبۃ یختارھا اللہ لوحیہ، أو نفس طاھرۃ یصطفیھا لتبلیغ شرعہ ولکنھم استبعدوا ان یکون الرسول من البشر وظنو اخطأ أنہ انما یکون من

الملائكة ، زعما منهم أن البشرية تنافی الرسالة التوحید (للمصطفی36)

''انبیاء کرام اوران کی امتوں کے مابین ہونے والی گفتگو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ نبوت ورسالت کے نظام کا انکار نہیں کرتے تھے اور نہ ہی وہ اللہ کی جانب سے ہدایت کی حاجت وضرورت کو مستبعد سمجھتے تھے جو اللہ کی اپنی وحی کیلئے منتخب کردہ کسی روح طیبہ کے واسطہ سے آئے یا تبلیغ دین کے لئے اس کی منتخب کردہ نفس طاہرہ کے ذریعہ سے آئے۔لیکن وہ رسول کے بشر ہونے کو محال سمجھتے تھے انہوں نے غلطی سے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول نورانی ملائکہ سے ہی ہوسکتا ہے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بشریت رسالت کے منافی ہے قرآن مجید نے کفار کے اس اعتراض کو نقل فرمایا ہے''

ذلک بانه کانت تاتیهم رسلهم بالبینات فقالوا البشر لیهد وننا (التغابن6)

''یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے''

(یہ نقل کردہ ترجمہ احمد رضا خاں کا ہے اس پر حاشیہ مولوی نعیم الدین مراد آبادی کا ''قد صدق الکذوب'' کی واضح مثال ملاحظہ فرمائیں۔

''یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی وناسمجھی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا'' یہ ہے ''دیگراں رانصیحت خود میاں فضیحت'')

قرآن کریم بھی اللہ کا کلام ہے جو اپنی حقانیت منوا کر رہتا ہے،ایسے دلائل پیش کئے کہ وہ بشر کے رسول ہونے کو مان گئے، ان کا اعتراض صرف یہ رہ گیا کہ نبوت ورسالت کیلئے کوئی امیر کبیر آدمی منتخب ہوتا، یہ تو یتیم ہیں سردار نہیں مالدار نہیں، مکہ کا ولید بن مغیرہ ہوتا یا طائف کا عروہ بن مسعود ثقفی ہوتا تو ہم اس کو رسول مان لیتے :

وقالو الولا نزل هذاالقرآن علی رجل من القریتین عظیم (الزخرف31)

''اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا''

ان کے اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ:

اهم یقسمون رحمة ربک نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیاة الدنیا ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات لیتخذ بعضهم بعضًا سخریا ورحمة ربک خیر مما یجمعون (الذخرف32)

''کیا وہ بانٹا کرتے ہیں آپ کے رب کی رحمت کو؟ ہم نے خود تقسیم کیا ہے ان کے درمیان سامان زیست کو اس دنیوی زندگی میں اور ہم نے ہی بلند کیا ہے بعض کو بعض پر مراتب میں تا کہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور آپ کے رب کی رحمت (خاص) بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

مزید فرمایا: الله اعلم حیث یجعل رسالته (انعام125)

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جہاں وہ رکھتا ہے اپنی رسالت کو

حضرات توجہ فرمائیں! قرآن حکیم نبوت ورسالت کا مقام اور اس کی اہمیت کیسے محکم انداز کے ساتھ بیان کررہا ہے:

لئلا یکون للناس علیٰ الله حجة بعد الرسل

''یعنی نبی اور رسول پر نازل ہونے والی وحی جلی اور وحی خفی کے مقابلہ میں سب حجتیں ختم ہوجاتی ہیں۔نبوت ورسالت کی دلیل کے سامنے کسی بڑے سے بڑے امام کا قول نہیں چل سکتا۔امام مدینہ امام مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

لیس احد بعد النبی ﷺ الا ویؤ خذمن قوله ویترک الاالنبی ﷺ

''نبی ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے جس کی بات مانی اور چھوڑی نہ جاسکتی ہو،صرف نبی ﷺ ہی ایسے ہیں جن کی ہر بات

قبول کرنا فرض ہے۔"

مقام نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم علماء کرام کی ذمہ داریاں بھی بیان کر رہا ہے:

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل

"خوشخبری اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے تا کہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے آنے کے بعد کوئی الزام کا موقع باقی نہ رہے"

قرآن کریم صاف صاف بتا رہا ہے کہ نبوت ورسالت کے انتظام کے بعد نہ اللہ پر الزام آ سکتا ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ پر۔ اب الزام آئے گا یا تو ان لوگوں پر جنہوں نے حق دیکھ کر سن کر اس کو قبول نہ کیا، یا ان علماء و مشائخ پر جنہوں نے عوام کو گمراہی میں مبتلا دیکھ کر انہیں حق سے آگاہ نہیں کیا کیونکہ:

ان العلماء ورثة الانبیاء "بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں" (احمد ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد)

میں علماء و مشائخ سے بصد احترام گذارش کرتا ہوں کہ اٹھئے! "کنتم خیر امة اخرجت للناس" کا صحیح مصداق بنئے، نبوت ورسالت والا حق کھول کھول کر بیان کیجئے، اس پر عمل کیجئے۔

یہی نبوت اور رسالت والا وہ مشن ہے کہ جب تک یہ مشن جاری وساری رہے گا یہ جہاں قائم ودائم رہے گا۔ جب یہ مشن ختم ہو جائے گا تو یہ جہان بھی ختم ہو جائے گا، پھر قیامت بپا ہو جائے گی۔ سچ فرمایا صادق ومصدوق نبی کریم ﷺ نے:

لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ (مسلم)

"قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ نہ کہا جائے زمین میں اللہ اللہ"

اس حدیث میں جملہ غیر مفیدہ نہیں بلکہ جملہ مفیدہ مراد ہے۔ "اللہ حسبی او ھو المعبود" یعنی اللہ مجھے کافی ہے، وہی معبود ہے۔ "قولہ اللہ اللہ بالرفع مبتداء و خبر ای اللہ ھو المستحق للعبادة لاغیر" یعنی اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے اور کوئی نہیں۔

وفی نسخة بنصبھما وان رویا بالنصب فعلی التحذیر ای اتقوا اللہ واعبدوہ

"یعنی اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو۔"

فعلی ھذا معناہ لاتقوم الساعة حتی لایبقی فی الارض مسلم یحذر الناس من اللہ

"تو اس طرح حدیث کا معنی یہ ہوا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین پر کوئی ایسا مسلمان باقی نہ رہے گا جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرائے۔" (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح 237/1)

معلوم ہوا کہ اس حدیث میں نبوت والا مشن مراد ہے اور وہ ہے دعوت الی اللہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسا کہ سورہ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ کا انداز بتایا کہ وہ اپنی قوم سے فرماتے:

ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون

"کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"

یعنی اللہ کی عبادت پیغمبر کی سنت کے مطابق۔

یہ ہے ضرورت واہمیت نبوت۔

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔